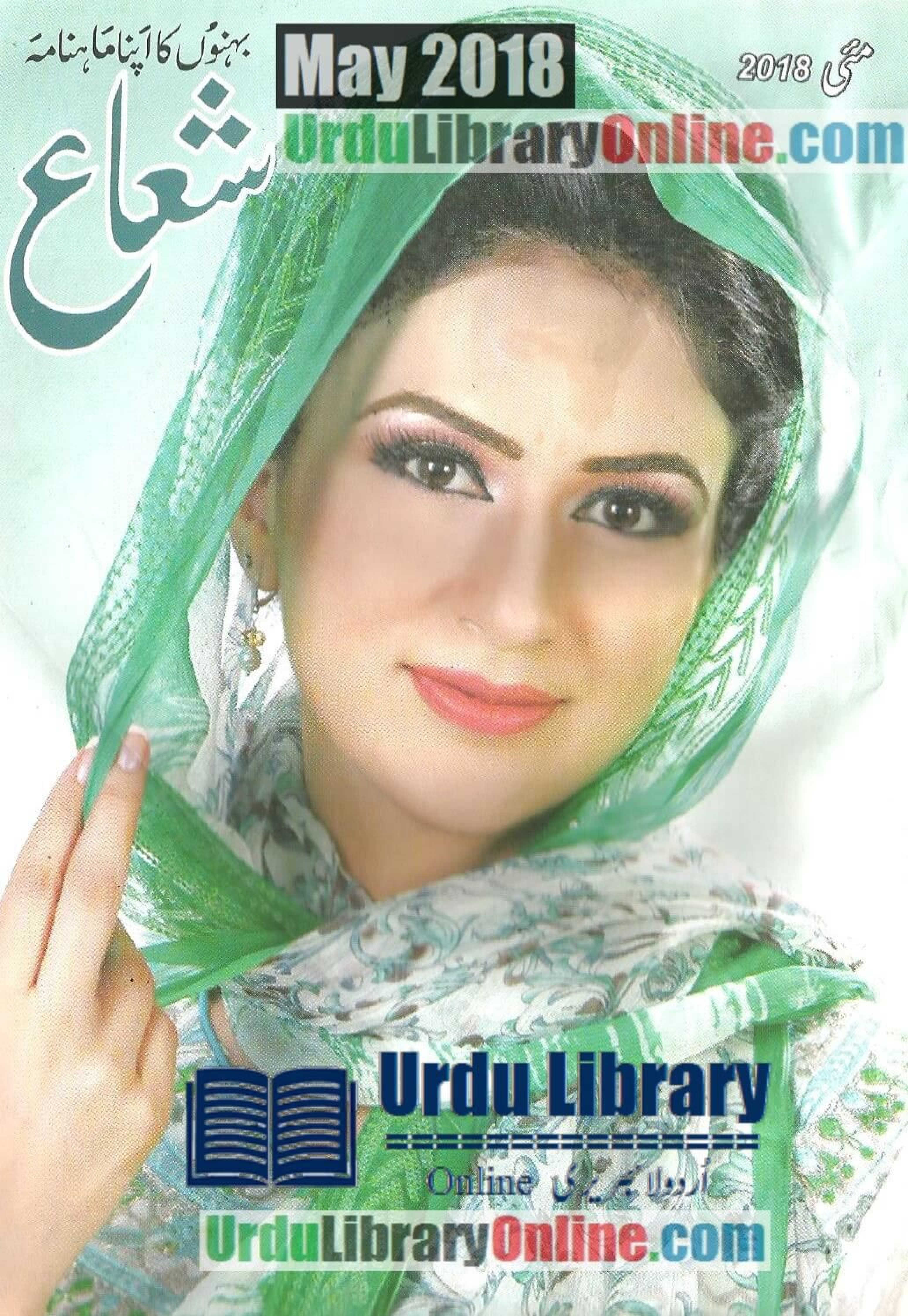

بہنوں کا اپنا ماہنامہ
شعاع
May 2018
مئی 2018
UrduLibraryOnline.com
Urdu Library
Online اردو لائبریری
UrduLibraryOnline.com

بہنوں کا اپنا ماہنامہ

شعاع

بانی و مدیر اعلیٰ — محمود ریاض

مدیرہ — رضیہ جمیل

مدیر منتظم — آذر ریاض

مدیرہ اعزازی — امت الصبور

فنانشل وژن — شاہین رشید

اشتہارات — خالد جیلانی

قانونی مشیر — نورالدین سرکی اینڈ کمپنی
ایڈووکیٹس اینڈ لیگل کونسلرز

خط و کتابت کا پتہ

ماہنامہ شعاع

37 - اردو بازار، کراچی

MEMBER APNS CPNE	رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز

زرِ سالانہ بذریعہ رجسٹری

پاکستان (سالانہ)	700 روپے
ایشیا، افریقہ، یورپ	6000 روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	7000 روپے



UrduLibraryOnline.com

انتباہ: ماہنامہ شعاع ڈائجسٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں، پبلشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس رسالے کی کسی بھی کہانی، ناول، یا سلسلہ کو کسی بھی انداز سے نہ تو شائع کیا جا سکتا ہے، نہ کسی بھی ٹی وی چینل پر ڈرامہ، ڈرامائی تشکیل اور سلسلہ وار قسط کے طور پر یا کسی بھی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔



مستقل سلسلے

مئی 2018
جلد 32 شمارہ 9
قیمت 60 روپے

خط و کتابت کا پتہ: ماہنامہ شعاع، 37 - اردو بازار، کراچی۔

رضیہ جمیل نے ابن حسن پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کیا - [illegible]

Phone: 32721777, 32726617, 021-32022494 Fax: 0092-21-32766872
Email: shuaa@khawateendigest.com website: www.khawateendigest.com

رضیہ جمیل

شعاع کا مئی کا شمارہ لیے حاضر ہیں۔

یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا تو رمضان المبارک کے شروع ہونے میں چند ہی دن باقی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم اور احسان ہے کہ ایک مرتبہ پھر رحمتوں، بخششوں، عظمتوں اور مغفرتوں والا مہینہ رمضان المبارک سایہ فگن ہو رہا ہے۔

اس ماہِ مقدس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں وہ مبارک اور بابرکت رات ہے جس میں رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ زمین پر فرشتوں کا بھی نزول ہوتا ہے۔ یہ ایک رات جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔

رمضان المبارک وہ ماہِ مبارک ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔ جو تمام انسانوں کے لیے سراسر ہدایت اور قیامت تک کے لیے ایک زندہ و جاوید معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام حمید میں رمضان المبارک کے روزوں کو فرض قرار دیا۔ روزہ افضل ترین عبادت و اطاعت ہے۔ اس کا ثواب بھی سب سے عظیم ہے۔ یہ ایک ماہ کا تربیتی پروگرام ہے۔ روزوں کی فرضیت کا مقصد تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ صرف بھوکا پیاسا رہنے سے روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ روزہ کی حالت میں ان تمام گناہوں کو چھوڑنا بھی ضروری ہے جو ہر حال میں حرام ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے مہینے میں نیکیوں میں اضافہ کرنے کا موقع دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکرانہ اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے روزہ کی اصل روح کے مطابق رکھے جائیں۔

محمود ریاض صاحب،

کچھ لوگ زندگی کے افق پر ایک روشن اور تاباں ستارے کی طرح ابھرتے ہیں۔ دنیا کو منور کرتے ہیں اور روشنی کا، امید کا، سچائی کا، محنت کا پیغام دے کر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

محمود ریاض صاحب کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک بھرپور زندگی گزاری۔ ذاتی حوالے سے وہ کچھ المیوں سے ضرور گزرے لیکن مجموعی طور پر وہ ایک کامیاب اور بامقصد زندگی جیے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں جو اصول وضع کیے، ان پر ساری زندگی کاربند رہے۔ انہوں نے اپنے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا، جو مقصد متعین کیا، اس میں کامیاب ٹھہرے۔

انسان کی اس سے بڑی کامیابی کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اس کے اچھے کام باقی رہیں، اسے اچھے نام سے یاد کیا جائے۔ اس کے لیے بہت سے لب دعاگو رہیں۔

محمود ریاض صاحب آج اس دنیا میں نہیں لیکن ان کے روشن کیے چراغ یاس، نا امیدی اور غم کے اندھیروں میں امید، محنت اور حوصلے کی علامت ہیں۔ تاریکی میں روشنی کی کرن ہیں۔ لاکھوں ذہنوں کو علم کی روشنی سے منور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اس شمارے میں،

- فرزانہ کھرل کا مکمل ناول۔ "تو مکین شہر جمال کا"،
- مہوش افتخار کا مکمل ناول۔ "شب تاب"،
- مسکان قریشی کا مکمل ناول۔ "ثمرہ اور ثمرہ"،
- سلمیٰ بیعت اللہ کے ناول کی آخری قسط،
- عائشہ اکرم اور عفت سحر طاہر کے ناول،
- سائرہ رضا کا ناولٹ۔
- افشین نعیم، قرۃ العین سکندر، قرۃ العین خرم ہاشمی اور سویرا فلک کے افسانے،
- بند من۔ آواز کی دنیا کا معتبر نام۔ ہما کاشف،
- آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر اسد جاوید سے ملاقات،
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں اور دیگر مستقل سلسلے شامل ہیں۔

UrduLibraryOnline.com

تیری قدرت سے جو بندہ آشنا ہوتا نہیں
واقفِ اسرارِ لفظ لا اِلٰہ ہوتا نہیں

جتنے احسانات ہیں بندوں پہ تیرے اے خدا
رات دن سجدے کریں تو حق ادا ہوتا نہیں

زندگی بھر میں اگر حمد و ثنا لکھتا رہوں
ایک بھی نعمت کا یارب حق ادا ہوتا نہیں

تُو ہی ان کا ہے سہارا اے خدائے ذوالجلال
جن کا اس دُنیا میں کوئی آسرا ہوتا نہیں

سر نہیں اس سر کو تو کچھ اور کہنا چاہیے
جو مرے مولا ترے آگے جُھکا ہوتا نہیں

جو کرے مولا تری حمد و ثنا صبح و مسا
ایسا انسان زندگی بھر بے نوا ہوتا نہیں

جو خدا کے نام پر قربان ہو جائے قمرؔ
وہ بظاہر مر تو جاتا ہے فنا ہوتا نہیں

ریاض حسین قمرؔ

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضورؐ کا
دل میں سما گیا ہے مدینہ حضورؐ کا

جنّت کی آرزو کبھی دل میں نہ لائے گا
جو دیکھ آیا جا کے مدینہ حضورؐ کا

بٹتی ہے روز و شب جہاں خیرات آپؐ کی
ہم سب کا آسرا ہے مدینہ حضورؐ کا

گو شرفِ باریابی نصیب ہم کو بھی ہوا
پھر دل میں ہے کہ دیکھیں مدینہ حضورؐ کا

نسبت ملی جو اُن سے مقدر سنور گیا
پایا ہے ہم نے ایسا خزینہ حضورؐ کا

ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی جہاں محوِ خواب ہیں
پہلو حضورؐ کا ہے، مدینہ حضورؐ کا

زاہدؔ کی خوش نصیبی جو در آپؐ کا ملا
اس کا تو آسرا ہے مدینہ حضورؐ کا

زاہد قاسمی

UrduLibraryOnline.com

ادارہ

نبی کی باتیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا۔

میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تو ام المومنینؓ نے فرمایا۔

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب تو آپ روزے ہی رکھتے جائیں گے۔ اور روزے چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب تو آپ نے روزے چھوڑ ہی دیے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ چند دن کے سوا ماہ شعبان کے (سارے) روزے رکھ لیتے تھے۔“

فوائد

1۔ نفلی روزے مسلسل رکھنا بھی جائز ہے، جبکہ ہر روزہ افطار کیا جائے، یعنی وصال نہ کیا جائے، کیونکہ وہ ہمارے لیے ممنوع ہے۔

2۔ نفلی روزے سال کے ہر مہینے میں رکھے جاسکتے ہیں۔

3۔ مسلسل ایک مہینہ نفلی روزے رکھنا خلاف سنت ہے۔

4۔ ماہ شعبان میں نفلی روزوں کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلسل) روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے، آپ افطار نہیں کریں گے۔ اور افطار کرتے حتیٰ کہ ہم کہتے، آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ تشریف لائے، آپ نے رمضان کے سوا کبھی مسلسل ایک مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”اللہ کو سب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام والا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور اللہ کو سب سے زیادہ جو نماز پسند ہے وہ داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ آپ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات میں نماز پڑھتے اور رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے۔“

فوائد

1۔ نفلی عبادات کی مقدار کم و بیش ہو سکتی ہے۔ آدمی چاہے تو زیادہ نوافل ادا کرے، چاہے کم رکعتیں پڑھ لے۔ اس طرح چاہے زیادہ روزے رکھے، چاہے کم رکھ لے، البتہ ان امور سے اجتناب کرے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

2۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے انداز پر نفلی روزے رکھنا سب سے افضل ہے۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اس سے زیادہ نفلی روزے رکھنے سے ثواب کم ہو جائے گا۔

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے اس لیے افضل ہیں کہ اس طریقے سے انسان کو جسم کا، اہل و عیال کا اور دوسرے لوگوں کا وہ حق ادا کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے، جو ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت بھی ادا نہیں کیا جا سکتا اور اللہ کی عبادت کر کے ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ دائمی عمل

بھی بن جاتا ہے۔ جو اللہ کو پسند ہے۔

4۔ نماز تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جا سکتی ہے، تاہم مذکورہ بالا صورت افضل ہے، کیونکہ اس میں بھی جسم کے حق اور اللہ کے حق کا ایک خوب صورت توازن موجود ہے۔

5۔ داؤد علیہ السلام والی نماز کی صورت یہ ہے، مثلاً ایک رات بارہ گھنٹے کی ہو تو اس میں چھ گھنٹے آرام کیا جائے، پھر اٹھ کر چار گھنٹے نماز تہجد اور عبادت میں گزارے جائیں، پھر دو گھنٹے تک آرام کرلیا جائے۔

شوال کے چھ روزے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے اس کے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ جو شخص نیکی کرے، اس کے لیے اس کا دس گنا ثواب ہے۔''

روزہ رکھنے کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یوں تو نبی آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے، کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ (گناہوں سے) سپر (ڈھال) ہے پھر جب کسی کا روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے آگے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو وہ اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ اس وقت خوش ہوگا جب وہ اپنے روزے کے سبب اپنے پروردگار سے ملے گا۔''

ماہ رمضان کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں کس (باندھ) دیے جاتے ہیں۔''

ماہ رمضان سے پہلے ایک دو روزے نہ رکھو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''رمضان سے پیشگی ایک دو روزے مت رکھو، سوائے اس شخص کے جو ہمیشہ ایک مقررہ دن میں روزہ رکھ رہا تھا اور وہی دن آگیا تو وہ اپنے مقررہ دن میں روزہ رکھ لے۔ (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آگئے تو روزہ رکھ لے۔)''

روزہ چاند دیکھنے پر ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

''جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو، تب ہی افطار کرو پھر اگر بادل آجائیں تو تیس روزے پورے رکھ لو (اس کے بعد عید کرو)۔''

چاند کی عمر

''سیدنا ابوالبختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب (مقام) نخلہ کے درمیان میں پہنچے تو سب نے چاند دیکھنا شروع کر دیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہونے کی وجہ سے) اور بعضوں نے کہا کہ وہ دو رات کا ہے پھر ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسی نے کہا کہ تین رات کا ہے اور کسی نے کہا، دو رات کا ہے، تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی

رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں انہوں نے کہا۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھنے کے لیے بڑھا دیا اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔''

ہر شہر (ملک) کے لیے ان لوگوں کی رویت

کریب کہتے ہیں کہ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (ملک) شام بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں شام گیا اور ان کا کام کر دیا اور میں نے جمعہ (یعنی پنجشنبہ) کی شب کو رمضان کا چاند دیکھا پھر مہینے کے آخر میں مدینہ آیا اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا کہ تم نے کب دیکھا؟

میں نے کہا کہ جمعہ کی شب کو۔

انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا؟

میں نے کہا، ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لوگوں نے بھی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے تو میں نے کہا کہ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (چاند) دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ حدیث میں ''نکتفی'' کا لفظ ہے یا ''تکتفی'' کا۔

عید کے مہینے (اجر و ثواب کے اعتبار سے)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''عیدوں کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے۔ ایک رمضان شریف اور دوسرا ذی الحجہ۔

روزے کے لیے سحری کھانا

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

سحری میں تاخیر کا بیان

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔

میں (راوی) نے کہا کہ (سحری اور نماز) دونوں کے درمیان کتنی دیر ہوتی؟

انہوں نے کہا کہ پچاس آیات کے موافق۔ (سحری سے فراغت اور نماز کی تکبیر کے درمیان تقریباً دس منٹ کا فاصلہ تھا۔)

لفظ ''فجر'' کا نزول

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ۔

''کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ سفید دھاگہ نمودار ہو جائے۔''

تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگتا، تب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ''فجر سے'' کا لفظ اتارا، تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

بے شک بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاؤ اور پیو

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو موذن تھے۔ ایک سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نابینا تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''بلال رات کو اذان دیتے ہیں، پس تم کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔''

سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرلو

UrduLibraryOnline.com
UrduLibraryOnline.com

سیدنا عبداللہ بن ابی...... رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر میں تھے پھر جب آفتاب غروب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فلاں! اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔''

انہوں نے کہا۔''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابھی آپ پر دن ہے۔'' (یعنی ان صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے، وہ جاتی ہے جب رات آتی ہے، حالانکہ یہ غلط ہے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا۔

''اترو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لیے ستو گھولو۔''

پھر وہ اترے اور ستو گھول کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

''جب سورج اس طرف غروب ہو جائے (یعنی مغرب میں) اور اس طرف (یعنی مشرق سے) رات آجائے تو بس روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیے۔''

افطاری میں جلدی

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور مسروق، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور مسروق نے ان سے کہا کہ۔

''اے مسلمانوں کی ماں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول وقت ہی نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں۔''

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ''وہ کون ہیں جو اول افطار کرتے ہیں اور اول وقت نماز پڑھتے ہیں۔''

تو ہم نے کہا کہ ''وہ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ ہیں۔'' تو انہوں نے کہا۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سولہ تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا اور کوئی افطار کیے (بے روزہ دار) تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

اس افطار کرنے والے کے اجر کا بیان جو سفر میں کام کرے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا اور کوئی بے روزہ دار۔ اور سخت گرمی کے وقت ایک منزل میں اترے اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑے رہے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا انہوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے۔''

میت کے روزے کی قضا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اس پر روزے (کی قضا) ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا میں نے ایک لونڈی خیرات میں اپنی ماں کو دی تھی اور میری ماں مر گئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''کہ تیرا ثواب ہو گیا اور پھر وہ لونڈی میراث کی وجہ سے تیرے پاس آ گئی۔''
اس نے عرض کیا کہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (قضا) تھے۔ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟''
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں اس کی طرف سے روزے رکھو۔''
اس نے عرض کیا کہ ''میری ماں نے حج نہیں کیا تھا۔''
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کی طرف سے حج بھی کرو۔''

اعتکاف کی قضا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تھے تو صبح کی نماز پڑھ کر اس جگہ داخل ہوتے جہاں آپ کا اعتکاف کرنے کا ارادہ ہوتا۔ (ایک بار) آپ نے رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی لگا دیا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی لگا دیا گیا۔
جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان دونوں کے خیمے دیکھے تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا اور ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ چیز دیکھی تو فرمایا۔
''کیا تم نیکی کا ارادہ رکھتی ہو؟'' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس دن اعتکاف کر لیا۔
بخاری

فوائد و مسائل

1۔ اعتکاف ایک دن یا ایک رات کا بھی ہو سکتا ہے۔
2۔ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو اسلام قبول کرنے کے بعد وہ کام کر لینا چاہیے البتہ اگر کسی غیر شرعی کام کا ارادہ کیا ہو تو اسے پورا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کے لیے نذر ماننا عبادت ہے۔ لہٰذا ایسی نذر پوری کرنا ضروری ہے۔

حیا کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (کہ زیادہ شرم نہ کیا کر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''اسے چھوڑ دے، یقیناً حیا ایمان کا حصہ ہے۔'' (بخاری و مسلم)
فوائد و مسائل:
1- انصاری اپنے جس بھائی کو سمجھا رہا تھا وہ شرم و حیا کا پیکر تھا۔ ایسا شخص دنیاوی معاملات میں زیادہ تیز طرار نہیں ہوتا کیونکہ حیا انسان کو غلط کاموں، دھوکے، فریب دہی اور جعل سازی وغیرہ سے روکتی ہے، اس لیے حیا کو ایمان کا حصہ بتلایا گیا ہے۔
2- یہ وصف اگرچہ فطری ہوتا ہے، یعنی پیدائشی طور پر بہت سے لوگ شرمیلے ہوتے ہیں، تاہم ان کی تربیت کی جائے اور ان کا رخ نیکیوں کی طرف موڑ دیا جائے تو شرم و حیا کے جذبے میں مزید اضافہ بھی ہو جاتا ہے جو اسلام کا مطلوب بھی ہے۔
☆☆

بیادِ محمود ریاض



محبت اور امید کی نوید

تسنیم شریف

انسان ابتدا ہی سے قصے کہانیوں کا اسیر رہا ہے۔ کبھی جن، پریاں اور کوہ قاف کی کہانیاں اسے متحیر کرتی رہیں تو کبھی جواں مردی کے قصے اور معجزاتی واقعات اس کی عقل کو حیران کرتے رہے۔ ابتدا میں ان قصوں کا مقصد محض وقت گزاری تھا۔ اور ہر دور میں کوئی نہ کوئی قصہ گو انسانی معاشرے میں موجود رہا مگر جوں جوں تاریخ بدلتی گئی ان کہانیوں کے رنگ بھی بدلتے چلے گئے اور قصہ گو نانی، دادی کی شکل میں ہمیں گھروں میں ہی دستیاب ہو گئے۔

مگر یہ انسانی مزاج ہے کہ من پسند مشغلوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اس کی فطرت میں ٹھہراؤ اور سکوت نہیں۔ اور تغیر تو ایک زمانے کے ساتھ ہے چنانچہ جب معاشرے کے ناز و انداز بدلے، تہذیبی اقدار بدلیں تو ہمارے جذبات و تجربات بھی تبدیلی کی زد میں آ گئے۔ ان ہی تبدیل شدہ تجربات نے خواتین ڈائجسٹ کی بنیاد ڈالی۔ میں نہیں جانتی کہ ریاض صاحب کے ذہن میں اس جریدے کے اجرا کے کیا مقاصد تھے مگر میں یہ جانتی ہوں کہ ادبی دنیا میں ایک یکسر نئی تبدیلی نے تیزی سے منظر نامے کو بدلا، اپنی علیحدہ شناخت بنائی اور بہت جلد ایک مقام حاصل کر لیا۔

ابتدائی دور کی کہانیاں ہجر و فراق اور وصال و نشاط کے قصے تھے جنہیں مرد حضرات نے تحریر کیا تھا۔ گو ان میں چٹخارے کے ساتھ ساتھ جذبات، احساسات کا بھی بیان تھا مگر ان تحاریر میں ندرت خیال سے زیادہ بانکپن تھا۔ البتہ ان میں خواتین کی تربیت کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ مگر جب خواتین ڈائجسٹ وجود میں آیا تو اس کے ساتھ ہی خواتین لکھاری بھی وجود میں آئیں۔ جنہوں نے نہ صرف محبت کے نرم و نازک جذبات کو لطافت و چاشنی کی زبان دی بلکہ طوطا مینا کی کہانیوں کے بجائے خواتین کے حقیقی مسائل کو کہانی کے فنی محاسن میں پرو کر اس طرح پیش کیا کہ گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔

ایسا نہیں ہے کہ خواتین کے اجرا سے پہلے خواتین شعور سے بے بہرہ تھیں۔ بے وقوف تھیں یا احساسات و جذبات نہیں رکھتی تھیں۔ ان کے پاس عقل، شعور اور دانائی بھی تھی اور کچھ خواتین علم کی دولت سے بھی مالا مال تھیں ہاں مگر جب ان کے ہاتھ میں قلم تھما دیا گیا، ان کی سوچ کو پذیرائی بخشی گئی ان کے اسلوب بیان کو اظہار کا وسیع میدان ملا تو بھولی بسری اقدار کو گویا نئی زندگی ملی۔

دم توڑتی روایات ''خواتین'' کے صفحات پر سانس لینے لگیں۔ کمزور اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے رشتے ایثار و قربانی کے جذبے سے نمو پانے لگے۔

فرد کی تنہائی اور معاشرے کی بے راہ روی کی نشان دہی نے اہل دل کے لیے غور و فکر کے نئے دریچے وا کیے۔ ریاض صاحب کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے خواتین کو اپنے مسائل کے برجستہ اظہار کے لیے ایک وسیع اور کھلا میدان دیا۔ جہاں انہوں نے نہ صرف اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو صیقل کیا بلکہ خواتین کی تربیت کے ساتھ ساتھ مرد کی تربیت کو بھی اپنا اہم فریضہ جانا۔ گھر بنانے، خاندان کو جوڑنے اور رشتوں کو نباہنے میں جہاں عورت کی قربانی کو سامنے لایا گیا۔ وہیں مرد کو بھی اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا۔

یوں سمجھ لیں کہ ریاض صاحب نے سوچ کو بدلنے کی ایک خاموش تحریک کی بنیاد رکھی۔ اور یہ سوچ صرف خواتین کی سوچ نہ تھی۔ یہ تبدیلی مرد کے لیے بھی اتنی ہی ضروری تھی کیوں کہ زندگی کی شاہراہ پر مرد اور عورت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سفر اس وقت سزا بن جاتا ہے جب ہم سفر پیچھے رہ جائے۔ ریاض صاحب کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے ہم سفر کو قدم بہ قدم ساتھ چلنے کی جرأت و یقین بخشا۔

اب اس تحریک میں کس نے کتنا حصہ ڈالا...... کس نے اس سے فیض اٹھایا...... کوئی خاموش رہ کر برسوں اس کا ساتھی رہا، اس کا حساب کتاب تو شاید مشکل ہو مگر اس سچ کا یقین کرنا مشکل نہیں کہ سفر کی ابتدا کرنے والا خاموش ہو گیا ہے مگر قافلے کی گھنٹیاں اس کے رواں دواں ہونے کی گواہ ہیں۔

چمن میں کھلنے والی کلیاں اور شگوفے، بیج کی آبیاری کرنے والے کو سلام پیش کرتے ہیں۔

جو خود تو چلا گیا ہے مگر اپنے پیچھے بہار چھوڑ گیا ہے۔ جس کی مہک اور تازگی نئی نسلوں کو محبت اور امید کی نوید دیتی رہے گی۔

☆



روشنیوں کا پیغامبر

فلک تنویر

بانی خواتین ڈائجسٹ محمود ریاض صاحب کو ہم سے بچھڑے سترہ سال ہو گئے۔ آج ان کی یاد میں مضمون لکھتے ہوئے میرا قلم جانے کیوں لرز رہا ہے...... اور دل دھڑک رہا ہے۔ کہ ہر دفعہ غم دو چند ہوتا ہے۔

خواتین ڈائجسٹ سے میرا تعلق اگرچہ تین سال سے ہے لیکن ان تین سالوں میں، میں نے ان تمام گہرے رمزوں کو جان لیا...... جو کہ گپت تھے۔ مجھ میں، خواتین نے عیاں کر دیے۔

ایک رمز ''قلم'' کا......

ایک راز ''شعور'' کا......

خواتین ڈائجسٹ نے عمیرہ احمد، سائرہ رضا، نمرہ احمد، بشریٰ سعید، اسمل رضا جیسے قلمکار دیے۔ جن کی تحریروں نے جہاں نوجوان نسل کو سنوارنے میں کلیدی کردار ادا کیا تو وہاں تفریح کی سہولت بھی فراہم کی اور ان سب کے پیچھے ریاض صاحب کی محنت ہے۔

تھامس ایڈیسن، ایک مشہور سائنسدان، جنہوں نے بے شمار ایجادات کیں کا کہنا ہے کہ......

''ذہانت ایک فیصد تخلیقی تحریک ہے اور ننانوے فیصد پسینہ (محنت) ہے۔''

محمود ریاض صاحب کے اس پرچے نے، دیہاتوں، قصبوں، شہروں، صحرا دشت و بیاباں میں شعور کو بیدار کیا۔ ہماری مدیرہ صاحبہ، خطوط میں قارئین کو جوابات دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''یہ ہمارے پرچوں کی خوش قسمتی ہے کہ اسے اس قدر ذہین قارئین ملے۔'' میں تھوڑا اسا رد و بدل کر کے لکھتی ہوں۔

''قارئین کی خوش قسمتی رہی ہے کہ انہیں خواتین اور شعاع جیسے پرچے ملے۔ جس نے ان کی ذہنی تربیت کی۔''

خواتین ڈائجسٹ میں شامل ہونا، اس ادارے کا حصہ بننا میرا خواب ہے...... اور خواب کی تعبیر پہلے سے طے ہوتی ہے۔ میں اپنی سانسوں کی آخری حد تک، لکھتی رہوں گی...... لکھتی رہوں گی...... کہ ریاض صاحب کے اس پرچے نے مجھے ہمت دی، حوصلہ دیا۔

ریاض صاحب، روزمرہ کی زندگی میں کیسے تھے، مجھے نہیں پتا...... لیکن ان کی یاد میں شائع ہوتے مضامین سے یہ ضرور اخذ کیا ہے۔ کہ وہ ایک ذہین انسان، بہترین باپ، مشفق بھائی، فرماں بردار بیٹا اور قابل مدیر رہے ہیں......

بنت سحر نے اپنے کالم میں لکھا تھا کہ ''جگنو پارسل کر کے بھیجوں گی۔''

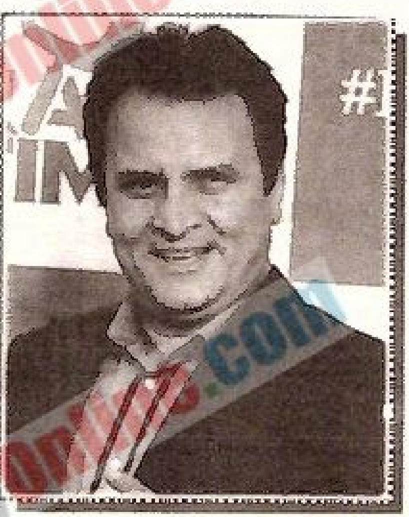
میں کہتی ہوں۔ ''میں اپنے گاؤں کی وہ مسکراہٹ، شکر کا وہ سانس اور اپنے اس شوق کے لیے ظلم بھیجتی...... کہ اس ادارے نے ''ظلم'' کے خلاف آواز اٹھانا، سکھایا ہے......'' میں یعنی فلک تنویر کہتی ہوں۔

''روشنیوں کا موجد تو نہ رہا، لیکن روشنیاں باقی ہیں...... جو ہیں اور رہیں گی۔''

☆......☆......☆

دستک دستک دستک

شاہین رشید



بہروز سبزواری

"کیسے ہیں؟"

"الحمدللہ۔"

"آج کل آپ پھر سے ڈراموں میں آرہے ہیں تو اچھا لگ رہا ہے۔"

"ڈراموں میں تو میں آتا ہی رہتا ہوں۔ مگر کم اس لیے کہ کبھی بہت اچھا اسکرپٹ مل جاتا ہے تو انکار نہیں کرسکتا۔"

"اور میں دیکھ رہی ہوں کہ اب آپ کے کردار خاصے سنجیدہ ہوتے ہیں...... کیوں؟"

"میں جس زمانے میں مزاحیہ رول کرتا تھا اس وقت بھی میں نے ایک دو ڈراموں میں سنجیدہ رول کیے تھے۔ مگر اب اس طرح کے رول کرنے میں مزہ آتا ہے۔"

"ابتدا تو خیر آپ نے سنجیدہ رول سے ہی کی تھی "خدا کی بستی" کو کون بھول سکتا ہے؟"

"ہاں...... بس پھر قباچہ کے رول نے عالمگیر شہرت دی تو ایک طرح سے مزاحیہ فنکار کی چھاپ لگ گئی...... مگر اب جیسا کہ میں نے کہا کہ مجھے سنجیدہ رول کرنا اچھا لگ رہا ہے۔"

"آج آپ کا بیٹا بھی ماشاء اللہ آپ کی طرح "نام ور" ہوتا جا رہا ہے...... تو کیسا محسوس کرتے ہیں؟"

"بہت اچھا محسوس کرتا ہوں۔ بہت فخر ہوتا ہے مجھے...... اور مجھے یاد ہے کہ میرے والدین نے مجھے بہت سپورٹ کیا تھا اس فیلڈ میں، تو میں بھی وہی کہانی دہرا رہا ہوں۔ اس طرح بچے آزادانہ طور پر کام کر سکتے ہیں۔ پابندیاں بچوں کو خراب ہی کرتی ہیں۔ میں تو سب والدین سے کہوں گا کہ بچوں کا رجحان جس طرف ہو انہیں اسی طرف جانے دیں۔"

"اگر فلم ناکام ہوتی ہے تو کیا فنکار بھی ناکام ہو جاتا ہے؟ "چین نہ آئے" میں شہروز بھی تھے تو آپ کیا کہیں گے اس بارے میں؟"

"اس فلم کی ناکامی سے شہروز پہ کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ وہ ایک محنتی فنکار، محنتی انسان ہے اور بہت اچھا فنکار ہے۔"

"اپنے پودے کو پھلتا پھولتا دیکھ کر کیسا لگتا ہے؟"

"بہت اچھا...... بہت فخر ہوتا ہے جس طرح میرے والدین کو مجھ پر فخر ہوتا تھا اس طرح مجھے اپنے بیٹے پہ ہوتا ہے۔ اور آپ دیکھیے گا کہ میرا بیٹا اس فیلڈ میں بہت آگے تک جائے گا...... بلکہ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرا بیٹا اس انڈسٹری کے لیے ایک تحفہ ہے۔"

urdulibraryonline.com

"کام کے لحاظ سے آپ بتائیں کہ کتنا فرق پڑا ہے؟"

"میں سمجھتا ہوں کہ بہت فرق پڑا ہے۔ اب ہم جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جدید کیمرے لائیٹنگ، آؤٹ ڈور لوکیشنز بہت کچھ بدل گیا ہے۔"

"زیادہ محنت آج ہے یا کل تھی؟"

"محنت تو ہر دور میں کرنی پڑتی ہے۔ اپنے آپ کو نکھارنے کے لیے، اپنے کردار کو نبھانے کے لیے، اسے حقیقت کا رنگ دینے کے لیے محنت تو کرنی پڑتی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔"

"اور وقت کی پابندی کا اب لوگ کتنا خیال رکھتے ہیں کیونکہ پہلے کام کم تھا تو لوگ آرام سے آتے تھے اور سب؟"

"اگر آپ میری بات کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ میری کامیابی میں وقت کی پابندی بھی شامل ہے۔ میں پہلے بھی بہت زیادہ وقت کا پابند تھا اور اب بھی ہوں اور میں سب کو یہ بات ضرور سمجھاتا ہوں کہ اگر کامیابی حاصل کرنی ہے تو وقت کی پابندی کو اپنی عادت بنالو...... اور ایک بات یہ بھی میں نوجوانوں کو سمجھاتا ہوں کہ کبھی فارغ نہ بیٹھو...... کچھ نہ کچھ کرتے رہو...... مصروفیت کی وجہ سے انسان بہت سی دوسری باتوں سے بچ جاتا ہے۔ کم سے کم مجھے تو ہر وقت کام کرتے رہنا بہت پسند ہے۔"

"آج کل کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟"

"مصروفیات تو ماشاء اللہ بہت ہیں۔ میرا اپنا کام ہے اس میں مصروف رہتا ہوں۔ مختلف سیریلز ہیں جن کی ریکارڈنگز میں مصروف ہوں...... بس اگر ایمان داری سے کام ہوتا رہے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی بہت ڈالتا ہے۔"

"قاضی واجد صاحب کی وجہ سے تو بہت خلا پیدا ہوگیا ہے؟"



"ہاں...... سچ کہہ رہی ہو اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام دے، مجھے یاد ہے کہ گزشتہ سال ہی ہم اپنی پوری ٹیم کو لے کر آسٹریلیا گئے تھے اور وہاں ہم نے "تعلیم بالغان" کیا تھا جو کہ بے حد پسند کیا گیا تھا...... بس یادیں رہ جاتی ہیں اس معاملے میں تو انسان بہت بے بس ہے۔"

☆☆☆

امبر ارشد

"کیا حال ہے۔ کیا ہو رہا ہے؟"

"بس جی اچھا ہے اور شکر ہے اللہ کا کہ اچھا وقت گزر رہا ہے۔"

"کیا کر رہی تھیں؟"

"دوپہر کا وقت تھوڑا آرام کا ہوتا ہے مگر میں اس وقت اپنے بیٹے کو سلا کر سارے کام نبٹاتی ہوں۔ ویسے تو خیر میں صبح سے ہی اٹھی ہوئی ہوتی ہوں اور ضروری کام کر لیتی ہوں۔ اور پہلے تو میں بھی دوپہر کو آرام کر لیا کرتی تھی مگر اب دوپہر کو باوجود کوشش کے نیند نہیں آتی۔"

"اور جو دوپہر کو آرام کر رہی ہوتی ہیں خواتین،

UrduLibraryOnline.com



ان پر تو بڑا رشک آتا ہوگا...... خود میں دوپہر کو آرام نہ کروں تو طبیعت بے چین ہونے لگتی ہے۔''

''میری ایک کزن ہے...... وہ بھی دوپہر کو آرام ضرور کرتی ہے، چاہے آندھی ہو یا طوفان اس نے دوپہر کو ضرور سونا ہوتا ہے حالانکہ وہ دو بچوں کی ماں ہے مگر وہ کہتی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے، مجھے ہر حال میں دوپہر کو سونا ہے...... ایک میں ہوں کہ دوپہر کو نیند نہیں آتی پھر رات کو دس بجے سونے کا دل چاہتا ہے۔ مگر بچے صاحب سوئیں گے تو ہماری باری آئے گی۔''

''گھر کے کام خود ہی کرتی ہو؟''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔ سارے کام خود نہیں کرتی کیونکہ فیلڈ بھی ہے اور بیٹا بھی میاں بھی ــ تو میڈ کی ضرورت تو رہتی ہی ہے اور میں آپ کو بتاؤں کہ سارے کاموں کی عادت ہماری امی نے ڈالی، آپ کو بتاؤں کہ ہم ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری امی نے بھی ساری زندگی جاب کی اور ڈیڈی نے بھی بزنس کیا۔ میری امی سونے کا نوالہ لے کر پیدا ہوئی تھیں...... لیکن جب ڈیڈی سے شادی ہوئی تو امی بھی ایک نارمل خاتون ہو گئیں...... ہر شخص کا اپنا نصیب ہوتا ہے...... جو میکے میں ان کے ٹھاٹ باٹ تھے وہ شادی کے بعد نہیں تھے۔ اس لیے انہوں نے بھی نوکری کی، ہم چھ بہنیں اور ایک بھائی ہے اور امی نے ہماری تربیت اس انداز میں کی کہ ہمیں سسرال جا کر کوئی مشکل پیش نہ آئے اور اللہ کا شکر ہے کہ ایسا ہی ہوا...... امی نے ہر کام میں ماہر کر دیا تھا...... امی ہماری بہت زیادہ سمجھ دار خاتون تھیں۔''

''تم سب میں چھوٹی ہو نا......؟''

''جی میں گھر میں سب سے چھوٹی ہوں اور لاڈ بہت اٹھوائے میں نے...... مگر کام کے معاملے میں امی نے کبھی بھی کمپرومائز نہیں کیا اور ہر طرح کی گھریلو ذمہ داریوں سے آراستہ کر دیا...... اور امی کی سختی میرے کام آئی اور میری سختی میری بھانجی کے کام آئی جو کہ اب ماشاء اللہ بہت اچھی شیف ہے...... اور ہم سب رج کے کھانے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ امی پنجابی اور ابا پٹھان ہیں۔''

''آج کل اسکرین سے کیوں غائب ہو؟''

''گھریلو مصروفیات بہت ہیں۔ پھر کوئی بہت اچھا اسکرپٹ بھی نہیں ملا کہ جس کی وجہ سے گھریلو ذمہ داریوں کی قربانی دوں۔''

''مگر جس کو چسکا لگ جائے اداکاری کا، وہ کب چھوڑتے ہیں؟''

''آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں...... اور میرا بیٹا ابوبکر تھوڑا سمجھ دار ہو جائے گا تو پھر کام کروں گی۔''

''ضرور......''

☆☆☆

کرن تعبیر

''کیا حال ہیں کرن؟''

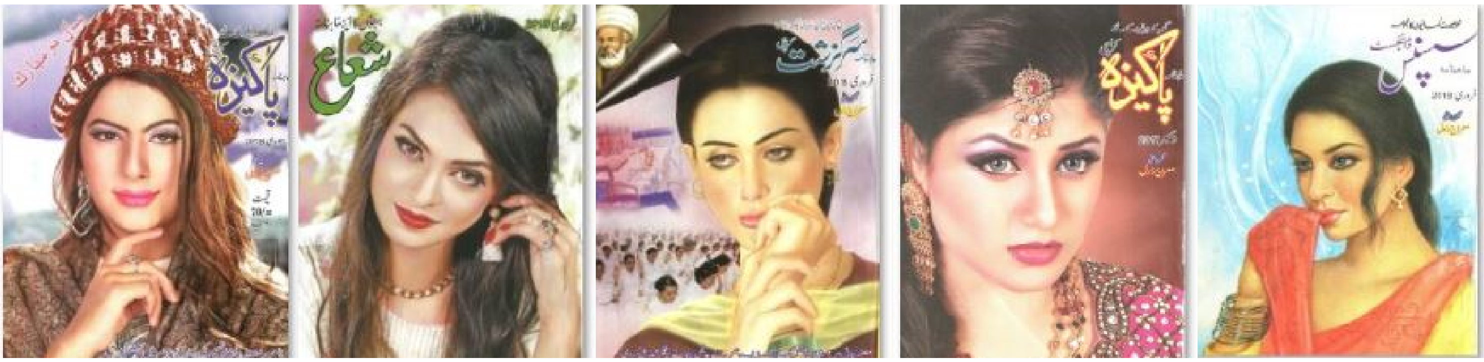
''جی اللہ کا شکر ہے۔''

''آپ کا نام کرن تعبیر ہے...... اپنے خوابوں کی تعبیر ملی آپ کو؟''

ہنستے ہوئے...... ''جی، جی۔ اللہ کا بہت شکر ہے، اللہ نے ہر نعمت سے نوازا ہوا ہے...... جو چاہا وہ

UrduLibraryOnline.com

اُردو کہانیاں، کتابیں، ناول اور تازہ ترین ڈائجسٹ



تازہ ترین ڈائجسٹ آن لائن پڑھیں

باقی کے صفحات پڑھنے کے لئے ہماری ویب سائٹ

UrduLibraryOnline.com

پر وزٹ کریں۔ شکریہ